معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

بالوں کو رنگنا

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱

عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:[۱] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "غَيِّرُوا الشَّيْبَ[۲]، وَلا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ [وَالنَّصَارَى]".[۳]

زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ بڑھاپے کا رنگ بدل دیا کرو اور اِس معاملے میں اِن یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔[۱]

۱۔ بالوں کو رنگنا یا نہ رنگنا اصلاً کوئی دینی مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ آگے ابوامامہ باہلی کی پوری روایت پیش نظر رہے تو صاف واضح ہوجاتا ہے کہ عرب کے یہود و نصاریٰ بالوں کا رنگ بدلنے کو مذہبی لحاظ سے کوئی پسندیدہ چیز نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اِسی بنا پر فرمایا کہ تم اُن کی مشابہت اختیار نہ کرو یا اِس معاملے میں اُن کی مخالفت کرو تاکہ اِس مبتدعانہ خیال کی غلطی لوگوں پر واضح ہوجائے۔ زمانۂ رسالت میں یہ اِس لیے ضروری تھا کہ ایسا نہ کیا جاتا تو اِس طرح کی بدعات بعد والوں کے لیے آپ اور آپ کے صحابہ کی تصویب قرار پاسکتی تھیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۴۱۵ سے لیا گیا ہے۔ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ مضمون الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔

زبیر رضی اللہ عنہ سے اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۰۷۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۹۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۸۱۔ مسند شاشی، رقم ۴۵۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس کے شواہد اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند احمد، رقم ۷۵۴۵۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۵۲۔ مسند بزار، رقم ۷۹۴۲، ۸۶۸۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۹۷۷، ۶۰۲۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۸۲۳۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اِس باب کی روایتوں کے مراجع یہ ہیں: السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۰۷۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۹۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۶۷۸۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۸۶۷۲ میں یہاں 'شَیْبَکُم' ''اپنے بڑھاپے کا رنگ'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں، جب کہ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۰۴۷۲ میں 'ھٰذَا الشَّیْبَ' ''بڑھاپے کا یہ رنگ'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۳۔ یہ اضافہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اکثر طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۸۶۷۲ میں نقل ہوا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۲ ——

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:[1] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ،[2] فَخَالِفُوهُمْ،[3] [فَاصْبُغُوا]“.[4] [5]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ یہود و نصاریٰ بالوں کو رنگتے نہیں ہیں، سو اِن کی مخالفت کرو اور اِس کے لیے تم بالوں کو رنگ لیا کرو۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند حمیدی، رقم ۱۱۳۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ مسند حمیدی

کے علاوہ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے متابعات جن مصادر میں وارد ہوئے ہے، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۲۰۱۷۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۹۹۹۔ مسند احمد، رقم ۷۲۷۴، ۷۵۴۲، ۸۰۸۳، ۹۲۰۹۔ صحیح بخاری، رقم ۳۴۶۲، ۵۸۹۹۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۲۱۔ سنن ابی داود، رقم ۴۲۰۳۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۰۶۹، ۵۰۷۱، ۵۰۷۲، ۵۲۴۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۸۶، ۹۲۸۷، ۹۲۸۸، ۹۲۸۹، ۹۲۹۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۹۵۷، ۶۰۰۱، ۶۰۰۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۷۱۲، ۸۷۱۳، ۸۷۱۴، ۸۷۱۵، ۸۷۱۶۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۹۲۹۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۸۱۱، ۱۴۸۱۲۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۱۲۸۴۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً جامع معمر بن راشد، رقم ۲۰۱۷۵ میں یہاں فعل واحد مؤنث 'تَصْبُغُ' آیا ہے۔

۳۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۷۵۴۲ میں یہاں 'فَخَالِفُوْا عَلَيْهِمْ' ''سو اِس کے برعکس کرکے تم اِن کی مخالفت کرو'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۸۸۔

۵۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۹۲۹۶ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے آپ کا یہ ارشاد مشرکین کے حوالے سے بھی اِن الفاظ میں روایت ہوا ہے: 'إِنَّ الْمُشْرِكِينَ لَا يَصْبُغُونَ لِحَاهُمْ، فَغَيِّرُوا الشَّيْبَ' ''یہ مشرکین اپنی ڈاڑھیوں کو نہیں رنگتے، سو تم بڑھاپے کا رنگ بدل دیا کرو''۔

— ۳ —

إِنَّ أَبَا أُمَامَةَ البَاهِلِيَّ يَقُوْلُ:[1] خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَشْيَخَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيضٌ لِحَاهُمْ، فَقَالَ: "يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، حَمِّرُوْا وَصَفِّرُوْا، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ ... الحديث".

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ بڑے بوڑھوں کی مجلس میں، جن کی ڈاڑھیاں سفید ہو چکی تھیں، تشریف لائے تو اُن سے کہا: انصار کے لوگو، اپنی ڈاڑھیوں کو سرخ یا زرد کر لیا کرو اور اِس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔[1]

۱۔ یہ بعینہٖ وہی حکم ہے جس کی وضاحت پیچھے ہو چکی ہے۔ اِس میں سرخ یا زرد رنگ کا ذکر غالباً مخاطب کی رعایت سے

www.javedahmadghamidi.com

ہوا ہے، اِس لیے کہ بڑھاپے کی جھریوں کے ساتھ اِسی طرح کے رنگ زیادہ مناسبت رکھتے ہیں، اِس کا دین وشریعت کے لحاظ سے کسی ترجیح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ یہی روایت ہے جو اگر پوری پیش نظر ہو تو صاف واضح ہو جاتا ہے کہ بالوں کو رنگنے کی یہ ہدایات یہود و نصاریٰ کے بعض مبتدعانہ خیالات کی اصلاح ہی کے لیے دی گئی تھیں۔روایت درج ذیل ہے:

إِنَّ أَبَا أُمَامَةَ البَاهِلِيَّ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَشْيَخَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيْضٌ لِحَاهُمْ، فَقَالَ: "يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، حَمِّرُوْا وَصَفِّرُوْا، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ". قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَسَرْوَلُوْنَ، وَلَا يَأْتَزِرُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَرْوَلُوْا، وَاتَّزِرُوْا، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ". قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَخَفَّفُوْنَ، وَلَا يَنْتَعِلُوْنَ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَتَخَفَّفُوْا، وَانْتَعِلُوْا، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ". قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقُصُّوْنَ عَثَانِيْنَهُمْ، وَيُوَفِّرُوْنَ سِبَالَهُمْ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُصُّوْا سِبَالَكُمْ، وَوَفِّرُوْا عَثَانِيْنَكُمْ، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ".

(مسند احمد، رقم ۲۲۲۸۳)

’’ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ بڑے بوڑھوں کی مجلس میں، جن کی ڈاڑھیاں سفید ہو چکی تھیں، تشریف لائے تو اُن سے کہا: انصار کے لوگو، اپنی ڈاڑھیوں کو سرخ یا زرد کر لیا کرو اور اِس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ابو امامہ کہتے ہیں کہ اِس پر ہم نے سوال کیا: یارسول اللہ، (پھر اِس کا کیا حکم ہے کہ) اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں، وہ تہ بند نہیں باندھتے؟ آپ نے فرمایا: تم شلوار بھی پہنو اور تہ بند بھی باندھو اور اِس معاملے میں بھی اُن کی مخالفت کرو۔ہم نے پھر سوال کیا: (اور اِس کا کہ) اہل کتاب موزے پہنتے ہیں، وہ جوتے نہیں پہنتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم موزے بھی پہنو اور جوتے بھی اور اِس معاملے میں بھی اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ہم نے سوال کیا: یارسول اللہ، (اور اِس کا کہ) اہل کتاب ڈاڑھی کتراتے اور مونچھیں خوب بڑھاتے ہیں؟ ابوامامہ کہتے ہیں کہ اِس پر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مونچھیں تراشا کرو اور ڈاڑھیوں کو خوب بڑھنے دو، (جس طرح وہ مونچھوں کو بڑھنے دیتے ہیں) اور اِس معاملے میں بھی اہل کتاب کی مخالفت کرو۔‘‘

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۲۲۸۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس واقعے کے راوی تنہا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ ہیں۔

—— ۴ ——

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:[1] إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ شَابَ إِلَّا يَسِيرًا، وَلَـكِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ بَعْدَهُ خَضَبَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. قَالَ: وَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِيهِ أَبِي قُحَافَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2] يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَحْمِلُهُ حَتَّى وَضَعَهُ[3] بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: ”لَوْ أَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ، لَأَتَيْنَاهُ“ تَكْرُمَةً لِأَبِي بَكْرٍ، [قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، هُوَ أَحَقُّ أَنْ يَمْشِيَ إِلَيْكَ مِنْ أَنْ تَمْشِيَ أَنْتَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: ”أَسْلِمْ“][4]، فَأَسْلَمَ، وَلِحْيَتُهُ وَرَأْسُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”غَيِّرُوهُمَا، [وَاخْضِبُوا لِحْيَتَهُ[5]]، وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ[6]“.[7] وَعَنْ جَابِرٍ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ:[8] فَأَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ إِلَى نِسَائِهِ، قَالَ: ”غَيِّرُوا هَذَا [الشَّيْبَ[9]] بِشَيْءٍ“.

محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنھوں نے بتایا کہ رسول اللہ کے بال بہت کم سفید ہوئے تھے، مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ، دونوں آپ کے بعد مہندی اور نیل کے پتوں کا خضاب ضرور لگاتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوبکر فتح مکہ کے دن اپنے والد ابوقحافہ کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور آپ کے پاس پہنچ کر اُن کو اتار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کے اعزاز کا خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر بزرگوں کو گھر ہی میں رہنے دیتے تو ہم خود اُن کے پاس چلے جاتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ، اُنھی کو چاہیے تھا کہ وہ آپ کے پاس چل کر آئیں، بجاے اِس کے کہ آپ اُن کے پاس چل کر جاتے۔ انس کہتے ہیں کہ اِس کے بعد رسول اللہ نے اُن کو اپنے سامنے بٹھایا، اُن کے سینے پر ہاتھ پھیرا[۱] اور اُن سے کہا: اسلام لے آؤ۔ چنانچہ وہ اسلام لے آئے۔ اُس وقت اُن کی ڈاڑھی اور سر کے بال ثغامہ نامی بوٹی[۲] کی طرح سفید ہو رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو فرمایا: اِن کا رنگ بدل دو اور اِن کی ڈاڑھی پر خضاب کرو[۳]، لیکن کالے رنگ سے پرہیز کرنا[۴]۔ جابر رضی اللہ عنہ کی بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے اِس کی ہدایت اُن کی بیویوں کو کی اور فرمایا: اِن کے بڑھاپے کا یہ رنگ کسی اور رنگ سے بدل دو۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۔ یہ غالباً اِس لیے کہ اسلام کی جو دعوت دلائل کے ساتھ برسوں پیش کی جاتی رہی، اُس کو قبول کرنے میں اگر کوئی نفسیاتی رکاوٹ ہے تو وہ بھی آپ کے اِس التفات سے دور ہو جائے اور وہ پورے اطمینان اور شرح صدر کے ساتھ ایمان لے آئیں۔ اللہ کے پیغمبر کی طرف سے اظہار التفات کا یہ طریقہ برکت دینے کے لیے بھی ہو سکتا ہے، دعا کے لیے اور تسلی دلانے کے لیے بھی۔ اِس طرح کے معاملات اُنھی ہستیوں کے ساتھ خاص ہوتے ہیں اور رہنے چاہییں جنھیں اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کے لیے منتخب کر لیتے ہیں، اِن کا عام لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اِسی نوعیت کی ایک نمایاں مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کی ہے جو اُن کے جلیل القدر والد سیدنا یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا گیا تو اُن کی بینائی واپس آ گئی۔

۲۔ اِس بوٹی کے پھول اور پھل سفید ہوتے ہیں، لہٰذا اہل عرب بڑھاپے کی سفیدی کو بالعموم اِسی سے تشبیہ دیتے ہیں۔

۳۔ یہود کے زیر اثر قریش کے لوگ بھی، ہو سکتا ہے کہ بال رنگنے کو مذہبی لحاظ سے ناپسندیدہ سمجھتے رہے ہوں۔ چنانچہ قرین قیاس یہی ہے کہ آپ نے یہ ہدایت بھی اُسی مصلحت کے پیش نظر فرمائی، جس کی وضاحت اوپر ہو چکی ہے۔

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات غالباً اپنے ذوق کے لحاظ سے فرمائی ہے، اِس لیے کہ بڑھاپے کی جھریاں اور سیاہ بال کچھ موزوں نہیں لگتے۔ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ اِسے دین کے کسی حکم پر محمول نہیں کرنا چاہیے، اِس لیے کہ دین صرف وہی چیزیں ہو سکتی ہیں جو عبادات سے متعلق ہوں یا تطہیر بدن، تطہیر خور و نوش اور تطہیر اخلاق سے۔ چنانچہ

متعدد صحابہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ سیاہ رنگ کا خضاب بغیر کسی تردد کے استعمال کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو: زاد المعاد، ابن قیم، ۳۲۶/۴۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۲۶۳۵ سے لیا گیا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ روایت الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہوئی ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند بزار، رقم ۶۷۳۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۸۳۱۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۶۸۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۲۔

جابر رضی اللہ عنہ سے اِس کے شواہد اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند ابن جعد، رقم ۲۶۵۲۔ مسند احمد، رقم ۱۴۶۴۱۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۲۔ سنن ابی داود، رقم ۴۲۰۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، ۵۰۷۶، ۵۲۴۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۹۴، ۹۲۹۵۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۸۷۰۶، ۸۷۰۷، ۸۷۰۸، ۸۷۰۹، ۸۷۱۰۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۶۸۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۱۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۵۶۵۸۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۳۲۸۔ مستدرک حاکم، رقم ۵۰۶۸، ۵۰۶۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۸۲۲۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے اِس واقعے کے شواہد اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند احمد، رقم ۲۶۹۵۶۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۶۸۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۰۸۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۳۶، ۲۳۷۔ معرفۃ الصحابۃ، ابونعیم، رقم ۴۹۱۲۔

۲۔ مستدرک حاکم، رقم ۵۰۶۸ میں ہے: 'أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ بِيَدِ أَبِي قُحَافَةَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑ کر اُنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے''۔

۳۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی بعض طرق، مثلاً صحیح ابن حبان، رقم ۲۰۸۷ میں یہاں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ أَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِيهِ يَقُودُهُ' ''پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور مسجد حرام میں تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کو ساتھ لے کر اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۴۔ یہ اضافہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے ایک طریق، مسند احمد، رقم ۲۶۹۵۶ سے لیا گیا ہے۔

۵۔ یہ اضافہ جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۹۵ سے لیا گیا ہے۔

۶۔ بعض طرق، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۲ میں یہاں 'وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ' ''اور کالے رنگ سے پرہیز کرنا'' کے الفاظ آئے ہیں۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۵۶۵۸ میں ہے: 'غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَتَجَنَّبُوا السَّوَادَ' ''بڑھاپے کا رنگ بدل دو اور سیاہ رنگ سے بچو''، جب کہ مستدرک حاکم، رقم ۵۰۶۸ میں ہے: 'غَيِّرُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ سَوَادًا' ''اِس کا رنگ بدل دو، مگر کالے رنگ سے اِسے دور رکھنا''۔

۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۳۲۸ میں جابر رضی اللہ عنہ سے یہ تفصیل نقل ہوئی ہے: 'فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ يُغَيِّرْنَهُ"، قَالَ: فَذَهَبُوا بِهِ فَحَمَّرُوهَا' ''پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنھیں ان کی بیویوں کے پاس لے جایئے تاکہ وہ ان کے بالوں کا رنگ بدل دیں، چنانچہ وہ اُنھیں لے گئے، اور اُن کے بالوں کو سرخ کر دیا''۔

۸۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۲۔

۹۔ مسند احمد، رقم ۱۴۶۴۱۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۵

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ:[1] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ[2] الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ".[3]

ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے بڑھاپے کا رنگ تبدیل کیا جاتا ہے، اُن میں سے سب سے بہتر مہندی اور نیل کے پتے ہیں[1]۔

۱۔ اِس اسلوب ہی سے واضح ہے کہ یہ بالکل اُسی طرح کی بات ہے جس طرح ہم کہتے ہیں کہ مردوں کے لیے کپڑا لینا ہو تو سفید رنگ سب سے بہتر ہے، اِس سے دین و شریعت کی کوئی ترجیح بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ نیل کے پتوں کے لیے اصل میں 'الْكَتَم' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اہل لغت کا بیان ہے کہ اِس سے خضاب کے لیے سیاہی مائل رنگ نکلتا ہے۔ یہ بات اگر صحیح ہے تو اِس سے ابوقحافہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے متعلق ہمارے اُس نقطۂ نظر کی تائید ہوتی ہے جو ہم نے پچھلی روایت کے تحت بیان کیا ہے کہ آپ نے وہ بات اُن کے

بڑھاپے کے ساتھ سیاہ رنگ کی ناموزونیت ہی کے پیش نظر فرمائی تھی۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۱۳۳۸ سے لیا گیا ہے۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوئی ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۲۰۱۷۴۔ الآثار، ابو یوسف، رقم ۱۰۳۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۰۰۱۔ مسند احمد، رقم ۲۱۳۰۷، ۲۱۳۳۷، ۲۱۳۶۲، ۲۱۳۸۶، ۲۱۴۸۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۲۲۔ سنن ابی داود، رقم ۴۲۰۵۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۵۳۔ مسند بزار، رقم ۳۹۲۱، ۳۹۲۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۰۷۷، ۵۰۷۸، ۵۰۷۹، ۵۰۸۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی ۹۲۹۶، ۹۲۹۷، ۹۲۹۸، ۹۲۹۹۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۶۸۱، ۳۶۸۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۰۱۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۶۳۸، ۱۶۳۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۸۱۸۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۵۹۷۹۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اِس باب میں ایک ہی طریق نقل ہوا ہے، جسے مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۷۱۳ اور معجم ابی یعلیٰ، رقم ۱۱۷ میں دیکھ لیا جا سکتا ہے۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۴ میں یہاں 'مَا غُيِّرَ بِهِ' کے بجائے 'مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ' ''تم نے جن چیزوں سے بڑھاپے کا رنگ تبدیل کیا ہے'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۳۔ بعض روایتوں، مثلاً السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۹۶ میں آپ کا یہ ارشاد اِس تعبیر کے ساتھ روایت ہوا ہے: 'إِنَّ أَفْضَلَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ' ''جن چیزوں سے بڑھاپے کے کھچڑی بالوں کی سفیدی تبدیل کی جاتی ہے، اُن میں سے سب سے بہتر مہندی اور نیل کے پتے ہیں''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

المصادر والمراجع

ابن أبی أسامة أبو محمد الحارث بن محمد بن داهر التميمی البغدادی. (١٤١٣هـ/ ١٩٩٢م).

بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث. ط ١. تحقيق: د. حسين أحمد صالح الباكری. المدينة المنورة: مركز خدمة السنة والسيرة النبوية.

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار**. ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن الجَعْد علي بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي. (١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م). **المسند**. ط١. تحقيق: عامر أحمد حيدر. بيروت: مؤسسة نادر.

ابن الجوزي جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي. (د.ت). **كشف المشكل من حديث الصحيحين**. د.ط. تحقيق: علي حسين البواب. الرياض: دار الوطن.

ابن حبان أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ /١٩٩٣م). **الصحيح**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين**. ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

ابن حجر أحمد بن علي أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر أحمد بن علي أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٤هـ / ١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر أحمد بن علي أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. د.ط. بيروت: دار المعرفة.

ابن حجر أحمد بن علي أبو الفضل العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان**. ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن حجر أحمد بن على العسقلانى. (١٤١٩هـ). **المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية**. ط١. تحقيق: (١٧) رسالة علمية قدمت لجامعة الإمام محمد بن سعود. تنسيق: د. سعد بن ناصر بن عبد العزيز الشثرى. السعودية: دار العاصمة.

ابن شاهين أبو حفص عمر بن أحمد البغدادى. (١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨م). **ناسخ الحديث ومنسوخه**. ط١. تحقيق: سمير بن أمين الزهيرى. الزرقاء: مكتبة المنار.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ابن قانع أبو الحسين عبد الباقی بن قانع بن مرزوق البغدادی. (١٤١٨هـ). **معجم الصحابة**. ط١. تحقيق: صلاح بن سالم المصراتی. المدينة المنورة: مكتبة الغرباء الأثرية.

ابن قيم الجوزية محمد بن أبي بكر أيوب الزرعي. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٦م). **زاد المعاد في هدي خير العباد**. ط١٤. تحقيق: شعيب الأرنؤوط وعبد القادر الأرنؤوط. الكويت: مكتبة المنار الإسلامية.

ابن ماجه أبو عبد الله محمد القزويني. (د.ت). **السنن**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي د.م: دار إحياء الكتب العربية.

أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني. (د.ت). **السنن**. د.ط. تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو الشيخ الأصبهانی أبو محمد عبد الله بن محمد الأنصاری. (١٩٩٨م). **أخلاق النبی وآدابه**. ط١. تحقيق: صالح بن محمد الونيان. د.م: دار المسلم للنشر والتوزيع.

أبو عوانة يعقوب بن إسحاق النيسابوري الإسفراييني. (١٤١٩هـ/ ١٩٩٨م). **المستخرج**. ط١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهانی. (١٤١٧هـ/ ١٩٩٧م). **فضائل الخلفاء الأربعة وغيرهم**. ط١. تحقيق: صالح بن محمد العقيل. المدينة المنورة: دار البخاری للنشر والتوزيع.

أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني. (١٤١٩هـ/ ١٩٩٨م). **معرفة الصحابة**. ط١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي. الرياض: دار الوطن للنشر.

أبو يعلي أحمد بن علي التميمي الموصلي. **المسند**. ط١. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أبو يعلي أحمد بن علي التميمي الموصلي. (١٤٠٧هـ). **المعجم**. ط١. تحقيق: إرشاد الحق الأثري. فيصل آباد: إدارة العلوم الأثرية.

أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصاري. د.ت. **الآثار**. د.ط. تحقيق: أبو الوفا: بيروت: دار الكتب العلمية.

www.javedahmadghamidi.com
www.almawrid.org

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد اللّٰه الشيباني. (١٤٢١هـ/ ٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البخاري محمد بن إسماعيل أبو عبد اللّٰه الجعفي. (١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البزار أبو بكر أحمد بن عمرو العتكي. (٢٠٠٩م). **مسند البزار**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمن زين اللّٰه، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقی أبو بكر أحمد بن الحسين الخراسانی. (١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨م). **الآداب**. ط١. تعليق: أبو عبد اللّٰه السعيد المندوه. بيروت: مؤسسة الكتب الثقافية.

البيهقی أبو بكر أحمد بن الحسين الخراسانی. (١٤٠٥هـ). **دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة**. ط١. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٤هـ/ ٢٠٠٣م). **السنن الكبرى**. ط٣. تحقيق: محمد عبدالقادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٣هـ/ ٢٠٠٣م). **شعب الإيمان**. ط١. تحقيق: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد. الرياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٢هـ/ ١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجی. القاهرة: دار الوفاء.

الترمذي أبو عيسى محمد بن عيسى. (١٣٩٥هـ/ ١٩٧٥م). **السنن**. ط٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

الحاكم أبو عبد اللّٰه محمد بن عبد اللّٰه النيسابوري. (١٤١١هـ/ ١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط١. تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

الحميدي أبو بكر عبد اللّٰه بن الزبير القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **المسند**. ط١. تحقيق و تخريج: حسن سليم أسد الدَّارَانيّ. دمشق: دار السقا.

الخطيب أبو بكر أحمد بن على البغدادى. د. ت. **الجامع لأخلاق الراوى وآداب السامع**. د.ط. تحقيق: د. محمود الطحان. الرياض: مكتبة المعارف.

الدولابى أبو بِشُر محمد بن أحمد الأنصارى الرازى. (١٤٢١هـ/٢٠٠٠م). **الكنى والأسماء**. ط١. تحقيق: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابى. بيروت: دار ابن حزم.

الذهبي شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/ ١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين**. ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبي شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء**. ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي شمس الدين، أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد.(١٤١٣هـ/ ١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة**. ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

السيوطي جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط١. تحقيق وتعليق: أبو اسحق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي أبو سعيد الهيثم بن كليب البِنُكَثي. (١٤١٠هـ) **المسند**. ط١. تحقيق: د.محفوظ الرحمن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

الطبرانى أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامى. (١٤٠٥هـ/ ١٩٨٤م). **مسند الشاميين**. ط١. تحقيق: حمدى بن عبدالمجيد السلفى. بيروت: مؤسسة الرسالة.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الأوسط**. د.ط. تحقيق:

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة: دار الحرمين.
الطبرانی أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامی. (١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م). **المعجم الصغير**. ط١. تحقيق: محمد شكور محمود الحاج أمرير. بيروت: المكتب الإسلامی.
الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الكبير**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.
الطحاوي أبو جعفر أحمد بن محمد الأزدي المصري. (١٤١٥هـ/ ١٩٩٤م). **شرح مشكل الآثار**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.
القاضي عياض بن موسى أبو الفضل اليحصبي. (١٤١٩هـ/ ١٩٩٨م). **إكمال المعلم بفوائد مسلم**. ط١. تحقيق: الدكتور يحْيَى إِسْمَاعِيل. مصر: دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع.
مسلم بن الحجاج النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.
معمر بن أبي عمرو راشد الأزدي البصري. (١٤٠٣هـ). **الجامع**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمن الأعظمي. بيروت: توزيع المكتب الإسلامي.
النسائي أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م). **السنن الصغرى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.
النسائي أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/ ٢٠٠١م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.
النووي يحي بن شرف أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**. ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org